

145087 - واجب مقدار سے زیادہ زکاة ادا کر دی تو کیا اسے آئندہ سال کی زکاة میں شمار کر سکتا ہے؟

سوال

سوال: ایک شخص کے پاس سامان تجارت ہے، اور سال گزرنے پر اس نے زکاة بھی ادا کر دی، لیکن زکاة ادا کرنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ زکاة واجب مقدار سے زیادہ ادا ہو گئی ہے، تو کیا اضافی زکاة کو آئندہ سال کی زکاة میں شمار کر لے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

وقت سے پہلے پیشگی زکاة کی ادائیگی جائز ہے، اور اس بارے میں تفصیل کیلئے سوال نمبر: (98528) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

جس شخص نے اپنے مال کی زکاة ادا کی لیکن بعد میں علم ہوا کہ اس نے واجب مقدار سے زیادہ زکاة ادا کر دی ہے تو اب اضافی زکاة کو آئندہ سال کی زکاة میں شمار نہیں کر سکتا، لیکن اگر اس نے اضافی زکاة ادا کرتے ہوئے آئندہ سال کی زکاة ادا کرنے کی نیت کی تھی تو ایسی صورت میں جائز ہے، اور اگر اس نے آئندہ سال کی زکاة پیشگی ادا کرنے کی نیت نہیں کی تو یہ عام صدقہ میں شمار ہو جائے گی، چنانچہ پیشگی زکاة میں شمار نہیں کر سکتا۔

بہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جو شخص ایک ہزار درہم کو اپنا سمجھ کر سب کی پیشگی زکاة ادا کر دے، اور پھر بعد میں علم ہو کہ اس میں سے پانچ سو کسی اور کے تھے، تو یہ آئندہ سال کی زکاة بھی شمار ہوگی؛ کیونکہ اس نے پیشگی زکاة ادا کرنے کی نیت کی تھی، اور اس کی اپنی رقم صرف پانچ سو درہم تھی، لہذا صرف پانچ سو کی زکاة اس کے ذمہ ہوگی بقیہ آئندہ سال کی شمار ہو جائے گی" انتہی

"دقائق اولی النہی" (1/452)

اسی طرح "کشاف القناع" (2/266) میں ہے کہ:

"اگر کوئی شخص اپنی مکمل مالیت ایک ہزار سمجھے اور پیشگی اس کی زکاۃ بھی ادا کر دے لیکن بعد میں علم ہو کہ مکمل مالیت پانچ سو تھی تو آئندہ دو سالوں کی زکاۃ ادا ہو جائے گی، کیونکہ اس کے پاس ہزار درہم تھے ہی نہیں کہ اس کی زکاۃ واجب ہوتی، اور چنانچہ اضافی زکاۃ آئندہ سالوں کی زکاۃ میں شمار ہو جائے گی کیونکہ اس نے پیشگی زکاۃ ادا کرنے کی نیت کی تھی" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ایک سائل نے واجب مقدار سے زیادہ زکاۃ ادا کر دی ہے تو اب سوال یہ ہے کہ کیا اسے آئندہ سال کی پیشگی زکاۃ میں شمار کر لے؟

تو ہم اسے کہیں گے کہ یہ آئندہ سال کی پیشگی زکاۃ میں اسے شمار نہیں کر سکتا؛ کیونکہ زکاۃ ادا کرتے ہوئے اس شخص نے یہ نیت نہیں کی تھی کہ یہ زکاۃ آئندہ سال کی ہے، تاہم اضافی زکاۃ عام صدقہ شمار ہوگی؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور بیشک ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی)" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (18/309)

اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ:

"اگر کوئی شخص فرض زکاۃ کی مقدار سے زیادہ زکاۃ فرض سمجھتے ہوئے ادا کر دے تو یہ عام صدقہ میں شمار ہوگی" انتہی

"لقاء الباب المفتوح"

واللہ اعلم.